Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ، ۱۴ اخاء ۱۳۶۹ ہش، ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۳

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک جگہ دل کو بھی عرش کہا گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تجلّی بھی دل پر ہوتی ہے اور ایسا ہی عرش اس وراء الوراء مقام کو کہتے ہیں جہاں مخلوق کا نقطہ ختم ہو جاتا ہے۔ اہلِ علم اس بات کو جانتے ہیں کہ ایک تو تشبیہہ ہوتی ہے اور ایک تنزیہہ ہوتی ہے مثلاً یہ بات کہ جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جہاں پانچ ہوں وہاں چھٹا ان کا خدا ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کی تشبیہہ ہے جس سے دھوکا لگتا ہے کہ کیا خدا پھر محدود ہے۔ اس لئے اس دھوکا کے دُور کرنے کے لئے بطور جواب کے کہا گیا ہے کہ وہ تو عرش پر ہے جہاں مخلوقات کا دائرہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ کوئی اس قسم کا تخت نہیں ہے جو سونے چاندی وغیرہ کا بنا ہوا ہو اور اس پر جواہرات وغیرہ جڑے ہوئے ہوں بلکہ وہ تو ایک اعلیٰ ارفع اور وراء الوراء مقام ہے اور اس قسم کے استعارات قرآن مجید میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (جو شخص اس دنیا میں اندھا ہوگا۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راستے سے بھٹکا ہوا ہوگا)"۔

(ملفوظات جلد دہم صـ ۳۶-۳۷)

"انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکّا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتے جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں۔ وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد دہم صـ ۳۸)

خصوصی درخواست دعا

ربوہ: ۱۳ اخاء (اکتوبر) حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ۱۰ اکتوبر کی رات ۱۱ بجے کی اطلاع مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے کافی عرصہ آرام اور نگرانی کی تاکید کی ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے آپ کی طبیعت اس حد تک بہتر ہے کہ ڈاکٹروں نے ہسپتال سے گھر آنے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ آج آپ خدا کے فضل سے گھر تشریف لے آئی ہیں۔

حضرت بیگم صاحبہ تمام احباب کا ان کی پُرخلوص دعاؤں پر دلی شکریہ ادا کرتی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ آپ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیّدہ ممدوحہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا کرے اور عمر دراز عطا کرے۔

متوجہ ہوں

مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان انسپکٹر مال وقف جدید کو پروگرام دورہ کے مطابق واپس مورخہ ۱۴ ستمبر ۹۰ء کو دفتر رپورٹ کرنا تھی۔ ابھی تک واپس نہیں پہنچے۔

مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان یہ اعلان پڑھتے ہی فوراً پہنچ کر دفتر وقف جدید میں رپورٹ کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو یہی تمہاری کامیابی کا گُر ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے)

"ایک بزرگ نے تقویٰ کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ ایک شخص نے کھلے کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہوں جو اِدھر اُدھر لٹکے جا رہے ہوں اور اس نے ایک ایسے تنگ راستہ سے گذرنا ہو جس سے صرف ایک ہی شخص گذر سکتا ہے اور اس راستہ کے دونوں طرف خار دار جھاڑیاں ہوں جن کے کانٹے قدم قدم پر اس کے کپڑوں کو کھینچتے ہوں۔ ایسی جگہ سے جس طرح یہ شخص اپنے تمام کپڑے سمیٹ کر صحیح و سلامت گذر جاتا ہے۔ اور اپنے کپڑوں کو پھٹنے نہیں دیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنی زندگی میں دنیا کی تمام آلائشوں اور تمام گندوں اور تمام ناپاکیوں سے گذر جائے اور اپنے کپڑوں کو ناپاک نہ ہونے دے۔ اسی کا نام تقویٰ اللہ ہے۔ پس کہنے کو تو یہ فقرہ آسان ہے مگر درحقیقت نہایت مشکل ہے۔ اور اس راستہ پر چلنا ہر ایک انسان کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے حصول کے لئے انسان کو بہت سی کوششوں اور ریاضتوں کے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جو شخص ہمت کرتا ہے وہ ضرور کامیاب بھی ہو جاتا ہے اور صرف یہی ایک طریق ہے جس سے انسان دنیا میں اپنے کاموں اور ارادوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ اے مومنو متقی بن جاؤ۔ اس بزرگ نے تقویٰ کے معنی بہت درست کئے ہیں۔ تقویٰ کے معنی بچاؤ کرنے کے ہیں۔ انسان کا نفس جسم ہے پاکیزگی اور طہارت اس کا لباس ہے اور دنیاوی پلیدیاں اور گندگیاں کانٹے ہیں جو ہر وقت پاکیزگی اور طہارت کے لباس کو پھاڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انسان کا یہ کام ہے کہ اپنی ساری زندگی میں اس راستہ سے صحیح و سلامت گذرنے کی کوشش کرے اور اس کو ایک تنگ راستہ سمجھے"۔

(خطبہ فرمودہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۴ ، اخاء ۱۳۶۹ ہش ۱۴ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء

خدا تعالیٰ کی لا انتہا قدرتیں

کئی باتوں کے متعلق ہم بڑی آسانی اور تحدی کے ساتھ کہہ دیتے ہیں کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ یا یہ کہ یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اس لئے یہ ناممکن العمل یا ناممکن الوجود ہے۔ لیکن ایسا کہتے وقت کیا ہم یہ دعویٰ بھی کر سکتے ہیں کہ ہمیں سارے کے سارے قانون قدرت کا علم ہے یا یہ کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو کیوں نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں صرف اتنی قدر قانون قدرت کا علم ہے جو اب تک ہمارے سامنے آچکا ہے۔ جس کا ہم مشاہدہ کر چکے ہیں۔ آخر ایک وقت ایسا بھی تو تھا کہ اب جن باتوں کا ہمیں علم ہے ان کا علم انسان کو حاصل نہیں تھا۔ ہر زمانہ اپنے اپنے وقت تک کے حاصل کئے گئے علم پر ہی حاوی ہو سکتا ہے۔ جو باتیں مستقبل میں سامنے آنے والی ہیں۔ ان کے متعلق آج کسی طرح بھی توثیق نہیں کی جا سکتی۔ یہی بات اس کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے علم کو ہر طرح سے حتمی اور مکمل نہ جانیں اور ایک خانہ ضرور ایسا خالی رکھیں جہاں واقعات مختلف طریق پر وقوع پذیر ہو سکتے ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس بات کی نہایت مؤثر دلیل بیان فرمائی ہے۔ حضور اقدس فرماتے ہیں

"دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی اس وقت اگر کوئی بیان کرتا کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دُور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ کی لا انتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں تو خدا تعالیٰ کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں تو ان کا انکار نہیں چاہیئے بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہیئے کیونکہ جتنا کسی کو خدا تعالےٰ پر یقین ہو اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جیسی ایمان کی حالت ہو اتنا ہی اسے اسباب میں ڈالتا ہے۔ خود ہم نے خدا تعالیٰ کی ایسی قدرتوں کے نمونے دیکھے۔"

اگر انسان اس بات کو سمجھ جائے تو ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ وہ اپنے علم کو محدود جان کر مزید کی کوشش میں لگا رہے گا اور اس کے لئے یقیناً نئے سے نئے دروازے کھلتے رہیں گے۔ اور دوسرا یہ کہ اس کا ایمان۔ خاص طور پر خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر۔ لحظہ بہ لحظہ بڑھتا رہے گا۔ اور اس بڑھوتی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی اس سے زیادہ سے زیادہ دوستی کا ہو جائے گا۔ وہ بے نیاز ذات اسے اپنا ولی بنا لے گی۔

اخبار کی خبروں میں فسادات کی بُو ہے
نفرت میں پنپتے ہوئے حالات کی بُو ہے
کم ظرف اُچھالے سے اُچھلتا ہے بہت خوب
بگڑے ہوئے ذہنوں کے خیالات کی بُو ہے

ابوالاقبال

حضرت سیّدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کا تازہ کلام

قطرہ قطرہ خونِ دل بھی بہتا رہا ہے رات اور دن
فرق مٹایا دل نے کیسا روتا رہا ہے رات اور دن

کیسا مرنا کیسا جینا دونوں یوں یک جان ہوئے
جیتے ہوئے بھی غم کا مارا مرتا رہا ہے رات اور دن

راتیں جاگیں دن گہنائے آنکھ لگے نہ دل مُسکائے
یاد میں اُس کی درد کا دھارا بہتا رہا ہے رات اور دن

آخر کب تک رونا دھونا سنبھل بھی جاؤ اے دلِ ناداں
دل کے ساتھ یہ ذہن بیچارہ لڑتا رہا ہے رات اور دن

یہ مت سمجھو دل تھا اکیلا پاس رہا ہے دلبر میرا
فضل سے اُس کے وقت یہ سارا کٹتا رہا ہے رات اور دن

تجھ سے بہتر ساتھ نہیں ہے تیرے جیسا یار نہیں ہے
حمد کے گیت یہ دل دکھیارا گاتا رہا ہے رات اور دن

طاہرہ صدیقہ ناصر

ترقی کے ذرائع استعمال کریں تا ملک ترقی کرے

سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"پس سمجھدار نوجوانوں کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور ماحول پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اور قوم کی ترقی کے کون سے ذرائع ہیں ان ذرائع کو استعمال کریں تا ملک ترقی کرے۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم ... تجارتوں۔ ایجادوں۔ زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شائد کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائیں لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے"

(شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

ملکہ نُور اور مہاجرین

خلیج کے بحران کے دوران اردن جن حالات میں سے گذر رہا ہے اور جس طرح وہ ان حالات کا مقابلہ کر رہا ہے۔ وہاں کے بادشاہ اور ان کی ملکہ سے کون زیادہ جان سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں ملکہ نور (بیگم شاہ حسین) نے ایک صحافی کو بتایا کہ اس وقت تو مہاجرین کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن اگر جنگ چھڑ گئی تو یہ تعداد دسیوں لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔

ملکہ نور امریکہ میں پیدا ہوئیں اور اب اردن کے بادشاہ کی اہلیہ ہونے کے ناطے وہ اردنی باشندہ ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر اس علاقے میں جنگ چھڑ جائے تو جو نتائج سامنے آئیں گے ان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت جو مصیبت انسانوں پر آئی ہوئی ہے وہ جنگ کے نتیجے میں کئی گنا بڑھ سکتی ہے اور اگرچہ مہاجرین کی حالت اس وقت گذشتہ ایک ہفتے سے کہیں بہتر ہے لیکن اگر حالات مزید بہتر نہ ہوئے تو ان کی حالت بہت خراب ہو سکتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دیگر علاقوں میں جو یہاں سے خاصے دور ہیں کئی جنگیں ہو چکی ہیں۔ اور جن فوجیوں نے وہ جنگیں لڑی ہیں وہ خود یہ بات نہیں جانتے تھے کہ آخر انہیں ان جنگوں میں کیوں دھکیلا گیا ہے۔ اسی لئے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بات نہایت اہم ہے کہ دوبارہ ایسے حالات نہ پیدا کئے جائیں۔

ملکہ نور نے یہ انٹرویو اس وقت دیا جب اقوامِ متحدہ نے صدام کے گلے میں ڈالے ہوئے پھندے کو ہوائی ناکہ بندی سے اور سخت کرنے کی کوشش کی۔ ملکہ نور آخر ایک بادشاہ کی بیگم ہیں۔ اور سیاسی حالات سے پوری طرح آگاہ ہونے کے باوجود وہ ایسے مقام پر کھڑی ہیں جہاں انہیں سیاسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اسی لئے وہ نہایت محتاط طریق پر اس انٹرویو کے دوران گفتگو کر رہی تھیں۔

عمر ۳۹ سال ہے اور ان کا پہلا نام لیزا حلبی (LISA HALBY) ہے۔ وہ بار بار اس بات پر زور دے رہی تھیں کہ انسانی ہمدردی کے ناطے وہ یہ باتیں کر رہی ہیں۔ یعنی یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ اس سیاسی معاملے میں اپنے آپ کو الجھا رہی ہیں۔ صدام ٹھیک ہے یا اقوامِ متحدہ؟ کس کو کیا کرنا چاہئے؟ وہ ان باتوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتی تھیں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے نتیجے میں بنی نوع انسان کا ایک خاصا حصہ جس مصیبت سے گذر رہا ہے۔ اسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

اس سے کچھ ہفتے پہلے جب سے عراق سے واپس جانے والے لوگ اردن میں مہاجر کے طور پر پہنچے تو شاہ حسین کی بیگم کی توجہ انسانی ہمدردی کے باعث ان کی طرف مبذول ہوئی۔ بنگلہ دیش، فلپائن، سری لنکا اور تھائی کے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ازرک کے کیمپوں میں موجود ہے اور ان تمام کے لئے شاہ حسین کی ملکہ نے بہت کام کیا ہے۔ وہ تقریباً ہر روز ان سے ملنے اور انہیں تسلی دینے اور ان کے لئے وہ جو کچھ کر سکتی تھیں کرنے کے لئے جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب پہلی دفعہ میں نے ان کیمپوں کو دیکھا تو مجھ پر 'گویا کہ' دہشت طاری ہو گئی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے ہم نے ان کے لئے بہت سا کام کر لیا ہے اور ان کی مشکلات کو خاصی حد تک کم کر دیا ہے۔ سب سے بڑی تشویش یہ تھی کہ جن حالات میں یہ لوگ رہ رہے ہیں ان کی وجہ سے بیماریاں نہ پھوٹ پڑیں خاص طور پر ہیضہ پھیل جانے کا ڈر تھا اور چونکہ تقریباً ایک ماہ کے بعد بارشیں شروع ہونے والی ہیں اس لئے ڈر یہ تھا کہ یہ بیماریاں اور بھی زیادہ تکلیف دہ شکل اختیار کر جائیں گی اور ان کا روکنا خاصا مشکل ہو جائے گا۔ پہلے شالام میں دو کیمپ تھے جن کی حالت بہت خراب تھی لیکن اب وہاں پر خیمے لگا دئے گئے ہیں اور دوائیوں کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔

اب ملکہ نور کے بیان کے مطابق وہاں کے لوگ اس قابل ہو گئے ہیں کہ انہیں تین دفعہ کھانا ملے۔ اور زیادہ تر عورتوں اور بچوں کو عمان کے قریب رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب انہوں نے بیان دیا اس وقت تک تین بچے جسم میں پانی کی کمی اور پیچش کی وجہ سے فوت ہو چکے تھے۔ وہ کہنے لگیں کہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ یہ بیماری پھیل نہ جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں بہت ساری مدد کی ضرورت ہے۔ آپ جائیں اور اپنے لوگوں کو بتائیں اور پھر انہیں اس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ وہ صحافی اپنے لوگوں کو یہ بات بتائیں گے ایک دفعہ پھر پوچھا کہ کیا آپ بتائیں گے۔

صحافی مذکور کہتے ہیں کہ ہم نے تین گھنٹے مہاجرین میں گذارے اور دیکھا کہ اکثر لوگ آگے بڑھ کر ملکہ کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتے تھے۔ اور ملکہ ان سے بار بار کہتی تھیں مجھے امید ہے آپ لوگ جلد اپنے گھروں کو جا سکیں گے۔ اور میں اس بات سے بہت خوش ہوں کہ آپ سب ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں۔ آپ نے انہیں اس بات کی تلقین کی کہ وہ صبر سے کام لیں۔ مزید ضروریاتِ زندگی جلد پہنچنے کا امکان ہے اور یہ کہہ کر ان کے لئے دعا کرتیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو امن و امان میں رکھے۔ اور آپ کو برکت عطا کرے۔ وہ اس صحافی کے ساتھ ایک ہیلی کوپٹر میں وہاں تشریف لے گئی تھیں۔ سفر کے دوران انہوں نے اس تشویش کا اظہار کیا کہ اگر مغرب کے لوگوں نے ان کے خاوند کی نصیحت پر عمل نہ کیا تو مشرقِ وسطیٰ کی مشکلات بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں تخت پر متمکن ہوئے ۳۸ سال ہو گئے ہیں اور وہ اپنے تجربے کی بنا پر لوگوں کے جذبات اور ان کے احساسات کو خوب سمجھتے ہیں۔ یوں کہہ لیجئے کہ ان کا ہاتھ ان کی نبضوں پر ہے۔ ملکہ نور شاہ حسین کی چوتھی بیوی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی بات اگر اب مان لی جائے تو اس بات کا بہت امکان ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں امن ہو جائے اور اس علاقے کو استحکام حاصل ہو جائے۔ شاہ حسین کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ شاہ نے کبھی اپنے فائدے کے لئے کوئی سیاسی کھیل نہیں کھیلا۔

اس سارے دورے کے دوران ملکہ نور خاصی تھک گئیں اور اپنے دفتر پہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے تھوڑا سا لیمونیڈ پیا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہنے لگیں کہ گذشتہ تین ہفتوں سے یہی کچھ ہو رہا ہے۔ کہنے لگیں کہ میں صبح کے وقت یہ کام شروع کرتی ہوں اور رات کے دو بجے تک یہ کام کرتی رہتی ہوں اور پھر جب تھوڑی دیر کے لئے بستر پر لیٹتی ہوں تو مجھے انہی مہاجرین کے متعلق خوابیں آتی ہیں اور میں ان کی مشکلات کا حل سوچنے میں مصروف رہتی ہوں۔ صحافی نے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کے چمڑے کے بوٹ جو وہ پہن کر دورہ کرتی ہیں خاصے گندے ہو جاتے ہیں اور وہاں کے صحراؤں کی ریت ان بوٹوں کو سخت بھی کر دیتی ہے اور ان میں کریکس بھی آجاتے ہیں۔ جہاں تک ریت کا تعلق ہے ملکہ شاہ حسین نے بتایا کہ یہ تو ہر جگہ پہنچ جاتی ہے۔ آپ کے بالوں میں بھی اور آنکھوں میں بھی۔ میرے کونٹکٹ لینز (CONTACT LENSE) کے ساتھ خاصی مشکل پیش آتی ہے۔ صحافی مذکور کا احساس ہے کہ وہ سیاسی باتوں سے اپنا پلو بچا کر باتیں کرنا چاہتی تھیں۔ انہیں اس بات کا بھی علم تھا کہ ان کے خاوند کی کوششوں کی وجہ سے ان پر کس طرح اور کس حد تک تنقید کی جا رہی ہے۔ بعض لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے شکایت کے رنگ میں کہا کہ ان لوگوں نے بڑے تکلیف دہ باتیں لکھ کر ہمیں دکھ پہنچایا ہے۔ ان میں سے بعض باتیں غمناک کر دینے والی۔ کہنے لگیں کہ میں یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ ان باتوں کے لکھنے والوں نے سیاسی کھیل کھیلا ہے یا ان کے واقعی یہی جذبات ہیں اور نہ کہ وہ حقائق سے ناواقف ہیں۔ اور یہ بات خاص طور پر تکلیف دہ ہے کہ جب بھی مشکل حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس قسم کی تنقید بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے نہایت حوصلہ مندی سے کہا کہ میں ان لوگوں کا ذکر کر کے اور ان پر تبصرہ کر کے ان کی عزت بڑھانا نہیں چاہتی۔ میں یہ جانتی ہوں کہ جب لوگ جذبات میں بہہ جاتے ہیں تو کسی نہ کسی شخص کو اپنی تنقید کا نشانہ بنانے لگتے ہیں ہمارے متعلق بہت سا ابہام اور ناواقفیت ان باتوں کا باعث بنتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہاشمی شاہی خاندان کے طرزِ زندگی پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ مجھے خاص طور پر تکلیف پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے دفاتر اور محل دکھاتے ہوئے کہا کہ آپ خود دیکھ لیں کہ ہم کتنی سادہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ محل میں بہت کم ایسی چیزیں ہیں جنہیں محض خوبصورتی کے لئے رکھا گیا ہو۔ ایک کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں میرے بچے کھیلنا چاہتے ہیں چونکہ وہ خود بہت مصروف رہتی ہیں انہوں نے آہ بھر کر کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ میں مکمل ماں نہیں ہوں کیونکہ میں انہیں بہت کم وقت دے سکتی ہوں۔

ملکہ نور اگرچہ ابتداءً امریکہ کی باشندہ تھیں لیکن ان کی والدہ سویڈن کی رہنے والی تھیں اور ان کا باپ ایک عرب امریکی تھا۔ جس کا نام نجیب حلبی تھا وہ پان امریکن ورلڈ ایئرویز کے چیف ایگزیکٹو تھے۔ ملکہ نے شاہ حسین سے ۱۹۷۸ء میں شادی کی تھی اس وقت شاہ کی پہلی بیویوں سے سات بچے تھے اب ملکہ نور سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ملکہ نور انگریزی زبان تو بولتی ہی ہیں لیکن انگریزی بولتے ہوئے وہ بعض اوقات بے ساختہ طور پر عربی زبان بولنے لگتی ہیں۔

اپنے خاوند کی مصروفیات کے متعلق بیان دیتے ہوئے ملکہ نور نے کہا کہ میں کوشش کرتی ہوں کہ ان کی مساعی میں حصہ دار بنوں اور یوں سمجھ لیجئے کہ میں ان کے لئے مزید دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ بن جاتی ہوں جو آگے بڑھ کر مسائل کا حل تلاش کرنے لگتے ہیں۔ میں کوشش کرتی ہوں کہ غریبوں کی حتی الامکان ضروریات پوری کی جائیں لیکن انہیں اس بات کا بھی احساس ہے کہ بہت سی چیزوں کو بہت جلدی میں نہیں بدلا جا سکتا اگرچہ انہوں نے کہا کہ ہم سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور کام میں مصروف رہتے ہیں اور یہی کچھ ہمارے ملک کے لوگ کرتے ہیں جس طرزِ زندگی کی طرف لوگ اشارے کرتے ہیں۔ وہ حقیقتاً ہمارا طرزِ زندگی نہیں ہے۔ ہم سادہ لوگ ہیں اور سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ انٹرویو جس صحافی نے لیا ان کا نام فلپا کینیڈی ہے۔

باہمی عزت

گذشتہ روز لاہور ہائی کورٹ کے ایک فل بینچ نے ڈان، جنگ اور نوائے وقت کو توہینِ عدالت کے دیئے گئے نوٹس اس بناء پر نمٹا دیئے کہ مذکورہ اخبارات کے ایڈیٹروں، پرنٹروں اور پبلشروں نے عدالت کو یقین دہانی کرائی کہ وہ آئندہ زیادہ احتیاط سے عدالت کی کارروائی کی رپورٹنگ کریں گے۔ یہ نوٹس ۲۶ ستمبر کو دیئے گئے تھے اور ان میں کہا گیا تھا کہ عدالت کے ایک خیال کو جو نگران حکومت کے متعلق تھا۔ غلط طریق پر پیش کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کے فل بینچ نے یہ نوٹس نمٹاتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عدالت کو آزاد پریس کا احترام ہے۔ اور وہ آزادی پریس میں پوری طرح یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہنا ضروری ہے کہ عدالت کو اس بات کی تشویش ہے کہ عدالتی کارروائی کی رپورٹنگ بالکل درست ہونی چاہیئے۔ مسٹر اسد علی صدیقی نے جنگ کی نمائندگی کی میاں آفتاب فرخ اور مسٹر اقبال اعوان نے نوائے وقت کی نمائندگی کی اور چوہدری خالد محمود نے ڈان کی نمائندگی کی۔ اور کہا کہ پریس کو عدالت کا انتہائی احترام ہے۔ اگر کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے تو ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا گیا اور کہ انسانی خامی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسے معاف کیا جانا چاہیئے۔ ان نمائندگان نے عدالت سے درخواست کی کہ وہ اس معاملے کو نظر انداز کریں اور ان کے وکیل نے عدالت کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ محتاط ہو کر رپورٹنگ کریں گے

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ عدالت کے متعلق نہ تو غلط رپورٹنگ چھپنے دی جائے اور نہ اس کے متعلق غلط قسم کے جذبات کو ابھارا جائے۔ یہی ایک بات ایسی ہے جس سے عدالت کا وقار قائم رہتا ہے اور مستحکم ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ بعض باتیں اپنی ذات میں ایک مخصوص طبقے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں لیکن اگر انہیں ساری انسانیت پر پھیلا دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ سراسر فائدے کا امکان ہے۔ عدالت کی عزت قائم رہنی چاہیئے۔ اسی سے سبق لیتے ہوئے ہمیں ہر انسان اور ہر ادارے کی عزت کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر ہم سب ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھ لیں تو یہ دنیا ہم سب کے لئے ایک جنت کا نمونہ پیش کرے گی۔ لڑائی جھگڑے اور فسادات کی ایک بنیاد یہ ہوتی ہے کہ کوئی شخص یا کوئی طبقہ کسی دوسرے شخص یا دوسرے طبقے کی عزت پہ ہاتھ ڈالتا ہے اور چونکہ یہ بات برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے جذبات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ باہمی فساد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب عدالت کی عزت کو مرکزی نقطہ بنا کر ہر شخص اور ہر ادارے اور ہر طبقے کی عزت کرنا سیکھ لیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

موسم سرما کی سبزیات کاشت کریں

سبزیاں انسانی غذا کا بڑا اہم جزو ہے۔ ان میں تمام ضروری اجزا موجود ہوتے ہیں جن کی انسانی جسم کی نشوونما کے لئے بڑی ضرورت ہوتی ہے مثلاً حیاتین، نمکیات اور طاقت کے ضروری [illegible]۔

آج کل مہنگائی کی وجہ سے تمام اشیاء اور سبزیات کی قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ سبزیوں کو گھروں میں اگائیں۔ بعض احباب نے ذکر کیا ہے کہ وہ بازار سے سبزی نہیں خریدتے بلکہ گھر میں جو تھوڑی جگہ ہے اس میں اپنی ضروریات اور موسم کے مطابق سبزیاں پیدا کرتے ہیں اگر دوست تھوڑی سی توجہ فرما دیں تو وہ اپنی ضروریات کا کافی حصہ پورا کر سکتے ہیں۔

ہمارے ملک میں سبزیوں کے استعمال کی اوسط فی کس ۸۵ گرام کے قریب ہے۔ جبکہ امریکہ، یورپ کے ملکوں میں اوسط ۲۸۵ گرام ہے۔ لہٰذا ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ جس قدر ممکن ہو سکے سبزیاں کاشت کریں۔ موسم سرما کی سبزیات کے بیج دفتر وکالت زراعت سے حاصل کریں۔

فہیم احمد الخادم

عظیم وصف

کسی نقصان یا زیادتی کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے کا نام 'وسعت حوصلہ' ہے۔ حوصلہ سے مراد اپنے نفس پر قابو پانا ہے۔ انسانی معاشرے میں رہتے ہوئے زیادتیاں ہوا کرتی ہیں۔ انسان کو آئے دن نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بسا اوقات لوگوں کے طعن و تشنیع کا سامنا ہوتا ہے ایسے میں اگر کوئی کمال بردباری کا مظاہرہ کرتا ہے جلد بازی سے کوئی غلط فیصلہ نہیں کرتا۔ دانشمندی سے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرتا ہے اور تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے تو ایسے شخص کو ہم باحوصلہ یا حلیم کہیں گے۔

ہمارے آقا حضرت بانی سلسلہ نے ہمیں اس امر کی تلقین فرمائی ہے آپ نے تو ہمارے لئے یہ نصب العین مقرر فرمایا ہے کہ

گالیاں سن کر دعا دو — پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو — تم دکھاؤ انکسار

آپ کی ساری زندگی اس امر کی شاہد ہے کہ آپ نے کبھی حوصلہ کا دامن نہ چھوڑا اور ہمیشہ تحمل سے کام لیا۔

حوصلہ کی وسعت سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو ایسا نہیں کہ ادھر اس سے غلطی سرزد ہوئی ادھر اسے غیظ و غضب کا نشانہ بنا ڈالا جائے اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ کا یہ واقعہ ہمارے لئے 'مشعل راہ' کی حیثیت رکھتا ہے جسے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے بیان فرمایا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ محمود کوئی چار برس کا تھا۔ حضرت صاحب معمول کے مطابق گھر میں بیٹھے کچھ تحریر فرما رہے تھے۔ میاں محمود آئے۔ دیا سلائی پکڑے ہوئے تھے۔ آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول بھی تھا۔ پہلے یہ بچے آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے۔ اس دوران میاں محمود نے حضرت صاحب کے مسودات کو آگ لگا دی اور آپ بہت خوش ہونے لگے اور خوب تالیاں بجانے لگے۔ اس سارے واقعہ کے دوران حضرت صاحب نے سر اٹھا کر نہیں دیکھا اور اپنے کام میں نہایت مستغرق رہے۔ تھوڑی دیر میں آگ بجھ گئی۔ حضرت صاحب کے قیمتی مسودات راکھ کا ڈھیر ہو گئے اور بچے کسی اور شغل میں مصروف ہو گئے۔

کچھ دیر کے بعد حضرت بانی سلسلہ کو سیاق عبارت کو ملانے کے لئے کسی گذشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے کاغذات کی تلاش شروع کی مگر انہیں نہ ملنا تھا نہ ملے۔ گھر والوں سے پوچھا مگر سب خاموش تھے۔ اتنے میں ایک بچے نے بتایا کہ میاں صاحب نے کاغذات جلا دیئے ہیں۔ اب سب لوگ حیران و ششدر تھے اور ڈر رہے تھے کہ اب کیا بنے گا اب تو میاں محمود کی شامت آئے گی اور ایسا ہونا کچھ بعید نہ تھا مگر حلم کے اس پیکر کی طرف دیکھیئے جسے خدا تعالیٰ نے ایک وسیع دل سے نوازا تھا اور ایسے وقت میں جب بڑے بڑے آدمی حوصلہ کھو بیٹھتے ہیں اور غیظ و غضب کی آگ بن کر برستے ہیں وسعت حوصلہ کے اس شہزادے نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"خوب ہوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہو گی اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے"۔

(سیرت حضرت (بانی سلسلہ) ص ۴۹)

لکھنے لکھانے والے جانتے ہیں کہ تحریر کا کام کس قدر توجہ چاہتا ہے۔ کس قدر عرقریزی چاہتا ہے۔ ایک مدت کے بعد 'کوئی مسودہ' تیار ہوتا ہے۔ یہ مسودہ کسی مضمون نگار کے خون پسینے کی کمائی ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً جب ابھی مکمل نہ ہوا ہو اور آخری مراحل میں داخلہ ہونے سے پہلے ہی ابتدائی مسودہ ضائع ہو جائے تو مسودہ لکھنے والے پر کیا گزرتی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ صرف مضمون نگار ہی لگا سکتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کا ایسے موقع پر بردباری دکھانا وسعت حوصلہ کی شاندار مثال ہے

قارئین! جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے شروع میں ہمارے پیارے امام نے ہمیں جن پانچ اخلاق کی طرف توجہ دلائی ان میں سے ایک خلق وسیع حوصلگی بھی ہے۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کو وسعتِ حوصلہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیئے کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی کوئی بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہو گیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں اپنا حوصلہ بلند رکھو اور حوصلے کی یہ تعلیم زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر عمل سے دی جاتی ہے لیکن وسیع حوصلگی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر نقصان کو برداشت کیا جائے ...... حوصلہ سے مراد یہ ہے کہ اگر اتفاقاً کسی سے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس پر برداشت کیا جائے"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آقا کے اس ارشاد

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیپٹن ڈاکٹر عطاء اللہ

بیکار گاڑی چڑھائی چڑھ گئی

الفضل کے ۳۱ مئی کے شمارہ میں مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کا خط پڑھا جو انہوں نے کینیا میں کار کے سفر کے ذاتی تجربہ کے متعلق ایک سائنسی واقعہ اور اس کی تشریح کے طور پر لکھا ہے۔ میں بھی اپنے ذاتی تجربہ کا ایک واقعہ لیبیا کی سروس کے دوران کا لکھتا ہوں۔ جو کہ اپنی کار میں اکیلے سفر کرنے کے دوران قبولیتِ دعا کا واقعہ ہے۔ یہ واقعہ مختصراً حسب ذیل ہے۔

میں نے عرصہ دس سال سے زائد کنٹریکٹ سروس لیبیا میں ۱۹۷۵ء سے ۱۹۸۵ء تک کی ہے۔ اس عرصہ میں میری تعیناتی "بغزن" نامی قصبہ کے جنرل ہسپتال میں تھی (جو کہ وہاں کے حساب سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر تھا)۔ یہ مقام تریپولی (طرابلس) سے ۱۲۰ کلومیٹر شمال کی طرف واقع ہے۔ یہ پانچ ہزار فٹ بلندی پر واقع ایک ہل سٹیشن ہے۔ سڑکیں لیبیا میں بہت کشادہ۔ صاف ستھری اور خوبصورت ہیں۔ یہ سڑکیں غیر ملکی کمپنیاں (اٹالین یا جرمن) بناتی ہیں۔ جگہ جگہ اوور ہیڈ ٹریفک برج شہر کے اندر اور باہر بنے ہوئے ہیں۔ میں حسبِ ضرورت اکیلے ہی اپنی گاڑی پر عموماً جمعرات کی شام کو طرابلس جا کر اپنے ایک جماعت کے دوست ڈاکٹر نور محمد صاحب سابق نشتر ہسپتال ملتان کے ہاں ٹھہرتا تھا۔ اور حسبِ رخصت جمعہ یا ہفتہ کی شام کو واپس آجاتا تھا۔ میں نے ڈاٹسن گاڑی نئی ۱۹۷۹ء میں خرید کی تھی اور سوائے بیٹری کی تبدیلی کے علاوہ اور کوئی پرزہ تبدیل نہ کیا تھا اور نہ ہی کوئی زیادہ نقص پیدا ہوا تھا اور ٹھیک کام کر رہی تھی۔ غالباً یہ جنوری ۱۹۸۴ء کا واقعہ ہے۔ میں بغزن سے طرابلس پہنچا تھا۔ اور اب واپس روانگی تھی۔ میں نے وہاں پہنچ کر اگلے روز ٹیکسی سے واپس آکر پاکستان ½ ۱ ماہ کی رخصت پر روانہ ہونا تھا)۔ شام کو روانگی سے پہلے نماز ظہر و عصر جمع کروائی اور ڈاکٹر صاحب اور ان کے بچوں کے ساتھ دعا کروائی۔ اور پھر روانہ ہوا۔ ان کے ایک لڑکے نے پوچھا کہ انکل آپ روانگی کے وقت دعا کیوں کرواتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت و نصرت کے لئے جس کا انسان ہر وقت محتاج ہے اور یہ گر ہمیں حضرت بانیٔ سلسلہ کی پیروی کی برکت سے ملا ہے۔ میں واپس اس سڑک سے روانہ ہوا جو ساحل سمندر سے ائیرپورٹ کے رستہ "عزیزیہ" پھر "بئر غانم"

اور پھر آخر میں "بئر عباد" سطح مرتفع اور پھر سلسلہ کوہ (جبل نفوس) کی طرف بلند ہوتی جاتی ہے۔ "بئر عباد" پولیس کی چوکی ہے اور اس جگہ سے ایک سڑک دائیں طرف سلسلہ کوہ کے دامن میں دوسرے شہروں کو جاتی ہے مگر سیدھی سڑک بغزن کو جاتی ہے۔ جس کی چڑھائی متواتر ۱۵ کلومیٹر ہے اور بیچ میں ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ میں رستہ میں محسوس کرتا جا رہا تھا کہ میری گاڑی رفتار نہیں پکڑ رہی۔ میں نے سابقہ تجربہ کی بنا پر خیال کیا کہ گاڑی کی کلچ پلیٹ گھس گئی ہے۔ بہرحال میں دعائیں پڑھتا ہوا چلتا ہی رہا۔ یہ بھی خطرہ تھا کہ پہاڑی سے نیچے اترنے والی گاڑیاں بہت تیز ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ سے مجھے گاڑی کو بریک نہ لگانی پڑے اور اس طرح گاڑی رک نہ جائے مگر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ میں چڑھائی چڑھ کر اپنے ہسپتال کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ (یہ ہسپتال پہاڑی کی چوٹی پر ہے)۔ چونکہ گیٹ بند تھا گاڑی ایک طرف کھڑی کر دی اور گاڑی کو روک کر ہسپتال کی نچلی سڑک سے ہسپتال کے دوسری طرف اپنی جائے رہائش پر پہنچ گیا۔ اگلے روز صبح میں نے گاڑی سٹارٹ کی مگر وہ وہاں سے ہلنے کا نام نہ لیتی تھی اور ہسپتال کے گیٹ کی چند انچ اونچی دہلیز بھی نہ چڑھ سکتی تھی۔ میں نے ہسپتال کی گاڑیوں اور ورکشاپ کے لیبین انچارج چیف مکینک کو بلایا اور اس نے بھی پوری کوشش کی۔ مگر کار ہسپتال کے اندر نہ داخل ہو سکی۔ بالآخر دھکیل کر ہسپتال کے اندر ایک طرف کو پارک کر دی گئی۔ اس نے کہا کہ کار کی کلچ پلیٹ تو گھس کر بالکل ناکارہ ہو گئی ہے۔ میں نے جب اس کو بتلایا کہ میں تو طرابلس سے واپس روانہ ہو کر چڑھائی چڑھ کر ہسپتال کے گیٹ تک پہنچ گیا تھا تو اس نے کہا کہ میری عقل میں تو یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی میں بخیریت گاڑی پر واپس پہنچ گیا تھا۔ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں)۔ بعد میں یہ واقعہ میں نے ڈاکٹر نور محمد اور ان کے لڑکوں کو اور دوسرے دوستوں کو بھی بطور تحدیثِ نعمت سنایا۔

نوٹ: میں یہ بھی بتلا دوں کہ اگر گاڑی رستہ میں خدانخواستہ رک جاتی۔ خصوصاً پہاڑ کی چڑھائی پر تو مجھے سخت تکلیف ہوتی۔ شام کے بعد وہاں ٹریفک بہت کم ہو جاتا ہے اور اس وقت میری عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ گاڑی چھوڑ کر چڑھائی پیدل طے کر کے پہنچنا تقریباً ناممکن ہوتا اور پھر گاڑی چھوڑ کر جانے کا وہاں بہت سخت خطرہ ہے کہ گاڑیاں چوری کر کے لیبیا کے دور دراز علاقوں میں لے جا کر فروخت کر دیتے ہیں۔ خصوصاً غیر ملکیوں کی گاڑیاں۔ یا ٹائر ٹیوب اور پرزے نکال لیتے ہیں جس سے گاڑی بے کار ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے بے کار گاڑی کو اتنی چڑھائی چڑھنے کا حکم دیا اور اپنے ایک عاجز بندے کو اپنی رحمت سے نواز دیا۔

مرزا خلیل احمد قمر

غذا اور جرائم

زندگی کی بقاء کے لئے انسان جو غذا استعمال کرتا ہے۔ یہ غذا انسانی جسم اور ذہن پر مختلف اثرات مرتب کرتی ہے۔ صدیوں سے انسان یونہی غذا استعمال کرتا چلا آرہا ہے مگر اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کے اثرات انسانی ذہن پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ غذا کے بنیادی اجزاء کی کمی یا زیادتی ہمارے جسم کو کس طرح متاثر کرتی ہے۔ یہ بات زیادہ اہم ہے اگرچہ ایک عرصے سے اس پر کام ہو رہا تھا اور اب تازہ ترین تحقیقات کے نتائج یہ بتاتے ہیں کہ غذا کو درست کرنے سے جرائم میں کمی آسکتی ہے۔ کئی سال سے ماہرین اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ غذا اور جرائم کے درمیان کوئی تعلق حقیقتاً موجود ہے۔ اب تک دنیا کے کسی حصے میں کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔

بہرحال اب کیلیفورنیا کے ایک ماہر نے جو جرائم کے متعلق علوم کی مہارت رکھتے ہیں دنیا کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ غذا اور جرائم کے درمیان تعلق ہے اور اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ شوئنگ ہالر کے ایک دوست نے درخواست کی وہ اس مسئلے پر غور کرے چنانچہ دونوں نے مل کر ایسے ریفارم ہوم کے بچوں پر تجربات شروع کئے۔ جہاں جرائم کے مرتکب بچوں کو رکھا جاتا ہے۔ ان بچوں کے رویے میں بدتمیزی اور تشدد دونوں عیاں تھے۔ چنانچہ اخراجات میں کمی کے بہانے سے سب سے پہلے کھانے میں مٹھاس کم کی گئی اور پھر کولا وغیرہ جیسے مشروبات کی جگہ ان کو ترکاریوں اور پھلوں کا رس پلایا گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بچوں کے رویوں میں دونوں خرابیاں ۵۰٪ کم ہو گئیں۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ یہ صرف مٹھاس کی کمی کا نتیجہ ہے یا غذا میں مختلف قسم کے وٹامنز وغیرہ شامل کرنے کا۔

گذشتہ دس سال سے یہ تجربات تقریباً ۸۰۰ بچوں پر کئے جا چکے ہیں۔ کیلیفورنیا کے تمام ہسپتالوں اور جیلوں اور ریفارم ہومز کے عملے کو شامل کر کے ایک ٹیم بنائی گئی ہے۔

ان لوگوں نے اپنے تجربات کے نتیجہ میں یہ بتایا ہے کہ غذا میں وٹامن بی اور میگنیشیم کی کمی کو دور کیا جائے اور غذا کے زہریلے اجزاء کو (جیسے ایلومینیم کیڈمیم اور سیسہ اور پارہ وغیرہ ہیں) نکال دیا جائے تو انسانی رویہ میں تشدد، غصہ اور جرائم کا رجحان ختم یا پھر کم ہو جائے گا۔

برطانیہ کی ایک اصلاحی افسر خاتون برڈیلے نے اپنے طور پر تحقیق کی اور یہ دریافت کیا کہ عام لوگوں کی نسبت ایک ایسی جیل کے قیدیوں کے جسم میں جہاں بڑے اور خوفناک جرائم کے مرتکب قیدیوں کو رکھا جاتا ہے، کیڈمیم کی سطح بہت زیادہ تھی۔ نہ صرف ان قیدیوں کے جسم میں ان کے گھر والوں مثلاً والدین بھائی بہن وغیرہ کے جسم میں بھی کیڈمیم کی سطح زیادہ تھی۔ بہرحال مس برڈیلے اس بات پر زور دیتی ہیں کہ مجرمانہ رویے کی وجہ صرف غذا نہیں اور بھی کئی عوامل ہیں۔ لیکن غذا بہت ہی اہم ہو سکتی ہے۔ غذائیت میں عموماً کمی کی صورت میں نتائج مختلف صورت میں سامنے آتے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ غذا میں فولاد کی کمی کی صورت میں وہ خوامرے یا زائم نہیں بنتے جو جسم میں ایسے مادوں کو دبائے رکھتے ہیں۔ جن سے انسان غصے، تشدد اور غیظ و غضب پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ خیال کہ غذا اور جرائم کے درمیان تعلق ہے۔ ابھی یہ خیال بہت زیادہ پرانا نہیں ہے۔ لیکن شوئنگ ہالر کو یہ یقین ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر اس موضوع پر اتنی تحقیق ہو جائے گی کہ لوگ یہ سمجھنے لگیں گے کہ ان کے لئے کون سی غذا محفوظ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

راجیو گاندھی سے زیادہ بھارتی نظریہ کی کون وضاحت کر سکتا ہے۔ حال ہی میں بعض بھارتی اخبارات میں ان کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس کے اقتباسات مقبول دہلوی نے جنگ میں شائع کروائے ہیں ہم وہ اقتباسات اپنے قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کرتے ہیں۔

(ادارہ)

مقبوضہ کشمیر کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں بھارت کے سابق وزیر اعظم اور موجودہ اپوزیشن راہنما راجیو نے بڑے صاف لفظوں میں کہا کہ کشمیر بھارت کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔ نومبر ۱۹۸۹ء تک مقبوضہ کشمیر میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ تھوڑی بہت اندرونی گڑبڑ تھی بھارت کے خلاف نعرے بھی لگتے تھے۔ لیکن وہاں کے عوام بھارت کے خلاف نہیں اُٹھے تھے۔ جب تک میں برسر اقتدار رہا میں نے کشمیر کے حالات کو اتنا خراب نہیں ہونے دیا۔ لیکن میری حکومت تبدیل ہوتے ہی' نااہلوں نے وہاں (ریاست متنازعہ) کے گورنر کو تبدیل کر دیا ہے۔ اور فاروق کے جاتے ہی تو سب کچھ چلا گیا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اب کشمیر ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے، بی جے پی (بھارت کی انتہا پسند ہندو جماعت "بھارتی جنتا پارٹی") نے موجودہ وی پی سنگھ حکومت کے ساتھ مل کر (مقبوضہ) کشمیر کے حالات کو اتنا خراب کر دیا ہے۔ کہ اب وہاں شاید ہی حالات نارمل ہو سکیں۔ اصل میں جگ موہن کو ریاست کا گورنر بنانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔ جگ موہن یہ ہدایت لے کر دلی سے سری نگر گئے تھے کہ نیشنل کانفرنس اور اندرا کانگریس دونوں کا صفایا کر کے (مقبوضہ) کشمیر میں نئی پارٹی بنائی جائے اور اقتدار کشمیر لبریشن فرنٹ (کے ایل الف) کے سپرد کیا جائے تاکہ کشمیر کا مکمل طور پر بھارت کے ساتھ انضمام کیا جا سکے (مقبوضہ) کشمیر میں جگ موہن نے وہی کام کیا جو سابق مشرقی پاکستان میں گورنر ٹکا خان نے کیا تھا۔ میری نظر میں یہ دونوں انسانی قصاب ہیں۔

راجیو نے کہا کہ جب تک میری حکومت تھی کشمیر میں تناؤ تو تھا مگر حالات اتنے مخدوش اور خراب نہیں تھے۔ میں یہ وضاحت اس لئے کر رہا ہوں کہ وی پی سنگھ جی بار بار کہتے ہیں کہ یہ سب تو اندرا کانگریس نے کیا ہے۔ جب کہ یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔ نومبر ۸۹ء میں جب بھارت میں عام انتخابات ہوئے تو بھارت کی کسی سیاسی پارٹی نے الیکشن میں کشمیر کو موضوع بحث نہیں بنایا۔ کسی پارٹی کے منشور میں اس تنازعہ (کشمیر) کا ذکر نہیں تھا۔ دراصل کشمیر کا سوال کسی کے سامنے نہیں تھا۔ پچھلے برس ستمبر اکتوبر میں جو "ٹورسٹ سیزن" ہوا ویسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ اتنے زیادہ سیاح قبل ازیں وہاں نہیں گئے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے سال نومبر تک کشمیر بالکل نارمل تھا مگر الیکشن کے بعد نئی دہلی میں کمزور حکومت برسر اقتدار آئی۔ ڈاکٹر فاروق کی حکومت کمزور نہیں ہوئی تھی۔ وزیر داخلہ مفتی محمد سعید کی نوجوان بیٹی ڈاکٹر روبینہ کے اغوا تک فاروق عبداللہ حریت پسندوں سے ڈٹ کر بات کر رہے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ کشمیری حریت پسندوں کی رہائی کے بغیر روبینہ کو بات چیت سے رہا کرا لیا جائے گا۔ مگر مرکز کی کمزور حکومت نے اپنے طور پر دخل اندازی کر کے سارے معاملہ کو بگاڑ دیا۔ معاملہ پھر بھی رفع دفع ہو گیا تھا۔ مگر اصلی گڑبڑ (مقبوضہ) کشمیر میں اس وقت شروع ہوئی۔ جب قصاب جگ موہن کو بی جے پی کے کہنے پر وہاں گورنر بنا کر بھیجا گیا۔

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آج (مقبوضہ) کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ جس طرح وہاں کے لوگوں (مسلمانوں) کی نسل کشی کی جا رہی ہے اس کے مقابلے میں میرٹھ اور بھاگل پور کے (مسلم کش فسادات) ہیچ نظر آتے ہیں۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ بھاگل پور اور میرٹھ میں افسوسناک واقعات (مسلم کش فسادات) رونما ہوئے اور میری حکومت اسے پوری طرح کنٹرول نہیں کر سکی۔ مگر آج (مقبوضہ) کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ یہ سب موجودہ حکومت ایک منظم پلان (منصوبے) کے تحت کر رہی ہے یہ مناسب نہیں ہو گا کہ میرے پاس جو خفیہ سنسنی خیز تفصیلات آئی ہیں وہ آپ کو بتاؤں لیکن اب تک وہاں جو کچھ بھی ہوا ہے وہ نہایت افسوسناک ہے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ پچھلے دنوں جب میں ایک دن کے لئے سرینگر گیا تھا تو میں نے ہوٹل میں ایک کشمیری بوڑھے پنڈت سے بات کی اور اس سے پوچھا کہ آپ کے کیا خیالات ہیں۔ اس مسئلہ پر؟ تو اس نے صاف طور پر کہا کہ؟ اب ہم بھارت سے آزاد ہونا چاہتے ہیں؟ بھارت نے آخر چالیس برسوں میں ہمارے ساتھ کیا کیا۔

اس بوڑھے کشمیری پنڈت کی یہ بات سن کر میں نے کہا کہ ہم نے آپ کے لئے پل بنائے، سڑکیں تعمیر کیں، سستا اناج فراہم کیا' پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ ہم نے (بھارت نے) کچھ نہیں کیا۔

اس نے جواب میں کہا کہ یہ سب چھوٹے یہ تو ہر حکومت اپنے عوام کے لئے کرتی ہے آج بھارت ہمارے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ گذشتہ ۱۴ ہفتوں سے پوری وادی میں مسلسل کرفیو لگا ہوا ہے۔ کوئی گھر سے نکل نہیں سکتا علی الصبح ۵ بجے سے ۹ بجے تک کرفیو کھلتا ہے۔ سرینگر میں سردی کی وجہ سے جب کہ برف پڑ رہی ہے کوئی کیسے باہر نکل سکتا ہے ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ دکانیں بند پڑی ہیں۔ بینک بند ہیں' دوائیاں نہیں ہیں، بچے دودھ کے لئے بلکتے ہیں۔ جمعہ کے دن بھی کرفیو نہیں کھلتا' اس بوڑھے نے سسکتے ہوئے بتایا کہ اس کے پوتے کی نوجوان بیوی کرفیو کے دوران کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی کہ ایک گولی آکر اسے لگی اور وہ کھڑکی سے گر کر مر گئی۔ میں نے اس کی ساری باتیں سنیں لیکن میں اسے کوئی جواب نہیں دے سکا۔ میں اسے جواب بھی کیا دیتا۔" راجیو نے کہا" اس بوڑھے کشمیری پنڈت کے ساتھ ایک بزرگ مسلمان بھی تھے۔ جو ایک زمانے میں وہاں بحیثیت جج تعینات رہے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ کشمیری پولیس کی جگہ اب غیر کشمیری پولیس کو وادی میں تعینات کیا گیا ہے

گھر گھر تلاشی کے دوران بڑی تکلیف دہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اصل میں ان پولیس والوں کو ہم کشمیریوں کی تہذیب اور ہماری رسم و رواج کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے گھر کے تمام افراد ایک کمرے میں سو رہے تھے۔ رات کے تین چار بجے کا واقعہ ہے کہ اچانک دروازے پر پولیس آگئی۔ سردی میں سارے گھر والے ایک کمرے میں بخاری جلا کر سوتے ہیں۔ ہمارے یہاں رواج یہ ہے کہ سب لوگ اپنی اپنی رضائیوں میں مختصر سا لباس اور بہت کم کپڑے پہن کر سوتے ہیں۔ پولیس والوں نے گھر میں گھس کر سب کی رضائیاں کھینچنا شروع کر دیں۔ ان بزرگ سابق مسلمان جج نے گلوگیر آواز میں بتایا کہ پہلی بار میری بیٹیاں، پوتیاں اور بہوئیں میرے سامنے نیم برہنہ حالت میں نظریں زمین میں گاڑے کھڑی تھیں؟ میرے لئے یہ اتنا بڑا جھٹکا تھا کہ جسے کسی بھی طرح سے میں فراموش نہیں کر سکتا۔

راجیو نے کہا میں آپ کو ایک واقعہ اور سناتا ہوں۔ اس کے راوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک مقام پر گولی چلی۔ حریت پسند ایک گھر کے اسٹور میں چھپے تھے۔ گولی چلی کچھ لوگ زخمی ہوئے کچھ مارے گئے، کچھ کو گرفتار کر لیا گیا۔ معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ میں گھر آکر ابھی بستر پر لیٹا ہی تھا کہ گورنر جگ موہن کا فون آیا کہ پورے علاقے میں سخت قسم کا کرفیو لگا دیا۔ اور فوراً بھاری کمک لے کر گھر گھر کی تلاشی لی۔ ڈی ایم نے بتایا کہ اس نے بہت کہا کہ سر ایسا نہ کیجئے اس طرح علاقے کے لوگ ہمارے خلاف ہو جائیں گے اور ہم سے تعاون کرنا چھوڑ دیں گے مگر گورنر بہادر نے میری ایک نہ سنی۔ کرفیو نافذ کیا گیا گھر گھر کی تلاشی لی گئی۔ برآمد کچھ نہ ہوا لیکن وادی کے لوگ ہم سے ضرور باغی ہو گئے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے شروع میں جہاں دوسرے بڑے بڑے کاموں کی طرف ہم توجہ دے رہے ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے اخلاق کی طرف توجہ دیتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت کریں اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

امتحان سوم ۱۹۹۰ء برائے انصار اللہ

تمام مجالس انصار اللہ کو پرچہ امتحان براہ راست بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی مجلس یا ناصر کو پرچہ نہ ملا ہو تو فوری طور پر مرکزی دفتر کو اطلاع دے کر پرچے منگوالیں۔

ناظمین کرام کوشش کریں کہ اس امتحان میں ضلع کی کوئی ایک مجلس بھی نمائندگی کے بغیر نہ رہے۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے گزشتہ امتحان میں شرکاء کی تعداد سے کم از کم بیس فیصد زائد انصار کو شریک امتحان کریں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منیر الدین احمد صاحب مربیّ سلسلہ مقیم جہلم کی آنکھ میں موتیا ہے اور ۱۵/ اکتوبر ۹۰ء بروز سوموار اپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم محمد عاصم حلیم صاحب معلم وقف جدید کے والد محترم میاں نور احمد صاحب کی دائیں آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر سینہ میں شدید درد اور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ نسرین آمنہ صاحبہ صدر لجنہ گگی نو کی صحت خراب چلی آرہی ہے۔

احباب ان سب کے لئے دُعا کریں۔

سائنسی ورکشاپ کا انعقاد

نیاب (NIAB) فیصل آباد ایک دس روزہ سائنسی ورکشاپ کا انعقاد کر رہا ہے یہ ورکشاپ "پوسٹ گریجوایٹ ٹریننگ کورس" کے نام سے ۱۱/ نومبر ۹۰ء سے لے کر ۲۵/ نومبر ۹۰ء تک جاری رہے گی اس کورس میں پوسٹ گریجوایٹ کلاسز کے طلباء، ٹیچرز وغیرہ حصہ لے سکتے ہیں۔ اس کورس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ٹریننگ دی جائے گی :۔

۱۔ نیوکلیر ٹیکنیکس
(NUCLEAR TECHNIQUES)

۲۔ سپکٹروسکوپی
(SPECTROSCOPY)

۳۔ کروميٹوگرافی
(CHROMATOGROPHY)

ٹریننگ کورس کے اختتام پر کامیاب طلباء میں اسناد بھی تقسیم کی جائیں گی۔ مزید معلومات اور داخلہ فارم کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریسز پر رابطہ کریں۔

۱۔ نفیس احمد ۔ ۹ کوارٹر صدر انجمن ربوہ
۲۔ محمد انعام الحق گل ۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
۳۔ الطاف احمد ۔ دار الصدر غربی (لطیف)

(ناظر تعلیم)

ضرورتِ معلّمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں چند معلّمین کی اسامیاں خالی ہیں۔ دینی خدمت کے خواہش مند احباب اپنی درخواستیں تفصیلی کوائف کے ساتھ بمعہ تصدیق امیر/صدر جماعت احمدیہ بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

ضروری اطلاع

روزنامہ الفضل کی وساطت سے کشتی رانی سے تعلق رکھنے والے تمام کھلاڑیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فیصل آباد ڈویژن روئنگ ایسوسی ایشن مورخہ ۱۰/ اکتوبر سے کشتی رانی کا ٹریننگ کیمپ شروع کر رہی ہے۔ جس میں نئے لڑکوں کو کشتی رانی کی تربیت دی جائے گی۔ اور دسمبر ۱۹۹۰ء کو ملتان میں منعقد ہونے والے پنجاب انٹر ڈویژنل کشتی رانی ٹورنامنٹ کے لئے ٹیم کی سلیکشن ہوگی۔ جو نئے نوجوان حصہ لینا چاہتے ہوں اپنے ضروری کوائف والدین کی اجازت کے ساتھ ۲۰/ اکتوبر ۹۰ء تک جمع کرا دیں۔ ٹریننگ کیمپ روزانہ ۵ بجے صبح تا ۳۰-۶ صبح تک ہوگا۔

ملک عبد الباسط
ڈویژنل کوچ فیصل آباد ڈویژن روئنگ

رابطہ کیلئے :۔

ملک برادرز گولبازار ربوہ فون ۳۵

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو، اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ (حضرت بانیٔ سلسلہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل ۲۷۷۳۷ میں محمودہ شازیہ زوجہ مظفر محمود احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۱۳ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰/۷/۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۹۰ گرام مالیتی ۲۵۱۶/- روپے (۲) زیورات چاندی وزنی ۲۳ گرام مالیتی ۱۵۰/- روپے۔ (۳) دو کلائی گھڑیاں مالیتی ۳۰۰/- + ۲۰۰/- ۶۰۰/- روپے۔ حق مہر ۱۰,۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ محمودہ شازیہ زوجہ مظفر محمود احمد ۱۵/۱۳ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ مظفر محمود احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۰۰۴ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ سید محمد عبد اللہ ندیم وصیت نمبر ۲۶۱۱۲۔

مسل ۲۷۷۳۸ میں سرداراں بی بی بنت چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹۴ R-B لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰/۶/۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ترکہ والدین ۴ کنال زمین اور مکان جو کہ ۲۰,۰۰۰/- روپے میں فروخت کردیا جو کہ اب نقدی کی صورت میں موجود ہے۔ (۲) انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ مالیتی ۸۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سرداراں بنت چوہدری رحمت علی صاحب چک ۱۹۴ R-B لاٹھیانوالہ P/O خاص ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱ بشیر احمد شاہد ولد محمد حسین صاحب چک ۱۹۴ R-B ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشیر احمد ولد علی محمد صاحب چک ۱۹۴ R-B ضلع فیصل آباد

تقریری مقابلہ سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۳۶۹ہش / ۱۹۹۰ء

قیادت تعلیم کے زیر اہتمام مجلس انصار اللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۹ہش/۱۹۹۰ء کے موقع پر انصار کے مابین ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوگا۔ اس مقابلہ کے لئے عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سیرت طیبہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ صداقتِ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
۳۔ صبر واستقامت۔

ہر مقرر کو چار سے پانچ منٹ دیئے جائیں گے۔

ناظمین اضلاع/ زعماء کرام علاقائی اور مقامی اجلاس میں تقریری مقابلے منعقد کرا کے دو بہترین مقررین کو مرکزی مقابلہ میں بھجوائیں گے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ نو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء میں فرماتے ہیں:۔

"وقف کی شدید ضرورت ہے کیونکہ آئندہ سو سالوں میں دینِ حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں۔ ہر طبقۂ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

اس سے پہلے بھی ہم تحریک کرتے رہے ہیں اور دوستوں کو اپنے بچے وقف کرنے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرتے رہیں لیکن اس تحریک پر بعض خاص طبقوں نے اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالعموم مستثنیٰ سمجھا ہے۔ چنانچہ عملاً جو واقفین زندگی سلسلہ کو ملتے رہے ہیں وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحبِ حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا یعنی درمیانے درجہ کا جو غریبانہ طبقہ ہے اس میں سے بچے پیش ہوتے رہے ہیں چنانچہ اس طبقہ سے واقفین زندگی کا آنا ان کی عزت بڑھانے کا موجب ہے عزت گرانے کا موجب نہیں لیکن دوسرے طبقوں سے واقفینِ زندگی کا نہ آنا ان کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے۔"

جو احبابِ جماعت اپنے بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔ یہ یاد رکھیں کہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والے بچے "وقف نو" میں اور ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء سے پہلے پیدا ہونے والے بچے تحریک "وقفِ اولاد" میں شامل ہوں گے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلباء کو عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلباء سے مستحق نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔

اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں۔ بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف لاہور میں خصوصی عدالت نے ریفرنس کی سماعت ۱۶ر اکتوبر تک کے لئے ملتوی کر دی ہے۔ محترمہ کے وکیل اعتزاز احسن نے موقف اختیار کیا کہ ہمیں بھی اس کا جواب داخل کرنے کے لئے اتنا ہی وقت ملنا چاہیئے جتنا صدر نے ۶ر اگست سے اب تک لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ سماعت کم از کم ۲۷ر اکتوبر کو ہونی چاہیئے تاکہ انتخابی مہم متاثر نہ ہو۔ بے نظیر بھٹو کی لاہور ہائی کورٹ میں آمد کے موقع پر ہائی کورٹ کے ارد گرد کی سڑکوں پر عملاً کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ دور دور جگہوں پر جہاں لوگ محترمہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع تھے پولیس نے چھ دفعہ لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے شیل پھینکے جس سے ۱۵ر افراد زخمی ہو گئے ایک طالب علم کی حالت نازک ہے۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ انتخابات کے موقع پر تیسری قوت نے مداخلت کی تو یہ ملک اور جمہوریت کے لئے نقصان دہ ہوگا۔ انہوں نے حکومت سے باہر رہ کر سرکاری وسائل استعمال کرنے کے الزام کو غلط قرار دیا۔

○ موجودہ حکومت نے سابق حکومت کے مقرر کردہ ۱۲ سفیر برطرف کر دیئے ہیں۔

○ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ آفتاب شیرپاؤ نے سپریم کورٹ کو یقین دلایا ہے کہ وہ جلوس لے کر سپریم کورٹ میں نہیں آئیں گے۔ سپریم کورٹ سرحد اسمبلی بحال کرنے کے پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کرے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ اسرائیلی حکام نے مسجد اقصیٰ کی ناکہ بندی کر دی ہے۔ ادھر فلسطینی مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی اور فلسطینیوں کے قتل عام پر ایک ہفتہ تک سوگ منانے کا اعلان کیا۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ اسرائیل نے مقبوضہ علاقے خالی نہ کئے تو اس پر حملہ کر دیا جائے گا۔

○ اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کے قتل عام پر عالمی سطح پر ردعمل کا سلسلہ جاری ہے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر پیریز ڈی کوئیار نے اس ظالمانہ سلوک کی مذمت کی ہے۔

○ لیبیا کے دارالحکومت طرابلس میں پانچ روزہ دعوت اسلامی کانگریس میں کشمیری عوام کے حق خود اختیاری کی بھرپور حمایت کی گئی ہے۔

○ سری نگر میں بھارتی فوجیوں کے ساتھ ایک جھڑپ میں ایک حریت پسند شہید اور دو زخمی ہو گئے۔ یہ جھڑپ رات کو کرفیو کے باوجود جاری رہی۔

○ بیت المقدس میں فلسطینیوں کے قتل عام کے واقعہ پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔

پتہ

خوشخبری

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اوقات کار۔ ۴½ شام تا ۸ بجے شب

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض کے علاج اور مصنوعی دانت لگوانے کا تسلی بخش انتظام۔

ڈینٹسٹ:۔ رانا مدثر احمد

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون:۔ گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

جانوروں پر رحمت اور شفقت بھی دین کا حصہ ہے۔

ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

نوبل مین ٹریولز

۲۱/۴ بین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد

فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷ ۸۲۲۹۳۳